36850- جب دوران طواف یا سعی نماز کھڑي ہوجائے

سوال

جب میں طواف یا سعی کررہا ہوں اور نماز کی اقامت ہوجائے تومجھے کیا کرنا چاہیے آیا میں طواف یا سعی مکمل کروں یا پہلے نماز ادا کرنی چاہیے اور پھر طواف کا اعادہ کروں ؟

پسندیدہ جواب

جب طواف اور سعی کے دوران نماز کھڑي ہوجائے توآپ طواف منقطع کرکے امام کے ساتھ نماز ادا کریں اور پھر جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے طواف مکمل کریں ، آپ کے لیے یہ لازم نہیں کہ آپ سارا طواف ہی دوبارہ کریں اور نہ ہی آپ اس چکر کو جو نماز کے لیے پورا نہیں کرسکے اسے ہی دوبارہ لگائیں گے . (بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا اسی جگہ سے شروع کریں)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

جب کوئی شخص کسی ضرورت کی بنا پر طواف منقطع کرے مثلا کسی شخص نے طواف کے تین چکر مکمل کیے تو نماز کی اقامت ہوگئی تو وہ شخص نماز ادا کرے اور بعد میں اسی جگہ سے طواف کی ابتدا کرے جہاں سے اس نے طواف منقطع کیا تھا ، اور اس کے لیے حجر اسود کی طرف واپس جانا لازم نہیں بلکہ اسے بعض اہل علم جن کا قول ہے کہ اسے حجر اسود سے ابتدا کرنی ہوگی کی مخالفت کرتے ہوئے وہ اسی جگہ سے ہی ابتدا کرکے طواف مکمل کرے ، اور صحیح یہی ہے کہ حجر اسود سے ابتدا کرنا لازم نہیں جیسا کہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے .

اور اسی طرح اگر جنازہ ادا کیا جائے یا کسی نے اسے کھڑا کرکے بات چیت کی یا رش کی بنا پر رک جائے یا اس طرح کوئی اور سبب ہو تو وہ اپنا طواف مکمل کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا .

اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (17/216)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

جب کوئی شخص طواف یا سعی میں ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے اور پھر اپنا طواف اور سعی وہیں سے ہی مکمل کرے جہاں سے ختم کیا تھا . اھ

دیکھیں فتاوي اسلامیۃ (2/250)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب انسان طواف کررہا ہو چاہے وہ طواف عمرہ کا ہو یا حج کا یا نفلی طواف ہو اور دوران طواف نماز کی اقامت ہوجائے تو وہ طواف چھوڑ کر نماز ادا کرے اور نماز کے بعد واپس جاکر طواف مکمل کرلے ، اور وہ اپنا یہ طواف نئے سرے سے نہیں شروع کرے گا بلکہ وہ اسی جگہ سے طواف مکمل کرے جہاں سے اس نے نماز سے قبل چھوڑا تھا , اور نئے سرے سے چکر لگانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف میں پہلے جو کچھ مکمل کیا جاچکا ہے اس کی ابتدا اور بنیاد صحیح اور شرعی اجازت کے تقاضا کی بنا پر تھی لھذا وہ شرعی دلیل کے بغیر باطل نہیں ہوسکتا .

اھ

دیکھیں : فتاوي ارکان الاسلام صفحہ نمبر (539)

واللہ اعلم.